آئس لینڈ کے وفد کی ملاقات

بعدازاں آئس لینڈ (Iceland) سے آنے والے وفد نے حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کا شرف حاصل کیا۔

آئس لینڈ سے آنے والا وفد چھ افراد پر مشتمل تھا جس میں دو نومبائعین کے علاوہ دیگر درج ذیل چار مہمان بھی شامل تھے۔

1- Mrs Tamila Gamez Garcell جو کہ وہاں Reykjavik کی ملٹی کلچرل کونسل کی ممبر ہیں۔

2- Ms Eyrun Eyporsdotteir جو کہ چیف انسپکٹر ہیں۔

3- Mrs Rosamunda Jona Baldursdottir جو کہ Akureyri کی یونیورسٹی میں پولیس سائنس پراجیکٹ کی مینیجر ہیں۔

4- Ms Skulina Kristinsdottir صاحبہ جو کہ آئس لینڈ یونیورسٹی میں ماسٹرز کی طالبہ ہیں۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔ یہاں آپ نے دیکھا ہوگا کہ ایک عارضی شہر بسایا ہوا ہے اور عارضی انتظامات ہیں۔ تمام کام والنٹیئرز کررہے ہیں اور یہاں کے نظم وضبط اور سیکیورٹی کے لحاظ سے بھی آپ نے دیکھا ہوگا کہ کارکنان خود ہی یہ سارے فرائض ادا کررہے ہیں اور اتنے بڑے مجمع میں بغیر کسی پولیس کے امن وسکون ہے اور پولیس کی ضرورت ہی محسوس نہیں ہوئی۔

اس پر مہمانوں نے عرض کیا کہ ہم بھی حیران ہیں کہ اتنی بڑی تعداد ہے اور بارش بھی ہوئی، موسم بھی خراب رہا لیکن اس کے باوجود کوئی بدمزگی، خرابی پیدا نہیں ہوئی۔ سارے کام آرگنائزڈ طریقے سے جاری ہیں۔ ہم نے ان تین دنوں میں کوئی لڑائی جھگڑا نہیں دیکھا۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دونوں نومبائعین سے جلسہ کے بارہ میں استفسار فرمایا جس پر دونوں نے بہت خوشی کا اظہار کیا اور کہا کہ ہم نے جلسہ سے بہت کچھ سیکھا ہے۔

☆ مہمان خواتین نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:۔ جلسہ کا یہ تجربہ نہایت حیرت انگیز تھا۔ ہم کوئی خاص توقعات کے ساتھ اس جلسہ میں شامل نہیں ہوئیں، لیکن جب ہم واپس گھر لوٹیں تو ہمیں محسوس ہوا کہ ہم ایک نئے انسان کی طرح لوٹی ہیں۔ نیا انسان اس لحاظ سے کہ ہمارے ذہن کھل گئے اور پہلے سے بڑھ کر انسانیت کی قدر کرنے لگیں۔ ہم ایسے لوگوں کی قدر کرتی ہیں جو اپنی زندگیاں دوسروں کی خوشحالی اور بہتری کے لئے قربان کرتے ہیں۔ نیز جلسہ سالانہ میں ہم نے انسانیت، انکسار اور لوگوں سے پیار کے علاوہ کچھ نہیں محسوس کیا۔ ہم کہہ سکتی ہیں کہ احمدیوں نے ہمیں اسلام کی حقیقت سے آگاہ کیا۔

ابتدا میں ہمیں یہ توقع تھی کہ لوگ ہمیں غیروں کی طرح دیکھیں گے، لیکن اس کے برعکس ہوا اور ایک لحظہ کے لئے بھی یہ محسوس نہیں ہوا کہ ہم یہاں welcome نہیں ہیں۔ ہر آن ہم سے یوں سلوک کیا گیا گویا کہ ہم حضور کے ذاتی مہمان ہیں۔ تمام انتظام حیرت انگیز تھا اور سب کچھ اپنی جگہ پہ تھا۔ ہمیں ہمیشہ اپنے سوالات کے جواب ملے باوجود اس کے کہ ہمیں علم تھا کہ بعض سوالات دوسروں کو uncomfortable کرسکتے ہیں۔ لیکن ہمارے میزبان کے جوابات منطق کے مطابق آسانی سے سمجھے جانے والے تھے۔ ہم نے خاص طور پر بازار جا کر مختلف کلچر کے لباس اور کھانے دیکھ کر اور چکھ کر لطف اٹھایا۔ لٹریچر بھی دلچسپ تھا۔ کئی بار ہمیں رُک کے سوچنا پڑا کہ اس قسم کا انتظام، جو کہ ہر سال بڑھ رہا ہے، کس طرح ممکن ہوسکتا ہے۔ یہ نہایت ہی حیران کُن ہے۔

ہمیں کچھ سیر کرنے کا موقع ملا جس کے دوران ہم نے جماعت کی مساجد اور دوسرے خوبصورت مقامات دیکھے۔ بہت سے لوگوں سے ملنے کا موقع ملا اور دلچسپ گفتگو کرنے کا موقع ملا جس کے ذریعہ دوسروں کی مثبت رائے کا بھی علم ہوا۔

اس جلسہ کا سب سے اہم پہلو اور ہمارے میزبان کی انتہائی خوشی کا موجب، جماعت احمدیہ عالمگیر کے امام کی موجودگی تھی۔ نیز اتوار کے روز امام جماعت احمدیہ سے ملاقات کا بھی شرف حاصل ہوا جس کے دوران وقت کی کمی کے باعث انہوں نے ہمارا مختصر تعارف پوچھا اور جلسہ کے متعلق ہمارے تأثرات بھی جاننا چاہے۔ نیز ملاقات کے آخر میں ہمارے delegation کی مجموعی تصویر لی گئی لیکن ہماری یعنی خواتین کی خواہش تھی کہ صرف خواتین کی ایک تصویر ہو اور امام جماعت احمدیہ نے اس درخواست کو قبول کیا۔ ہم سب کا شکریہ ادا کرنا چاہتی ہیں۔

آئس لینڈ کے وفد کی حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ملاقات نو بجکر پانچ منٹ تک جاری رہی۔ بعدازاں وفد کے ممبران نے حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت حاصل کی۔